جلد ۲۲ | مورخہ ۱۱ ربیع الاول ۱۳۵۴ھ | یوم پنجشنبہ | مطابق ۱۳ جون ۱۹۳۵ء | نمبر ۱۸۹

احمدیوں کے خلاف احراریوں کا قاتلانہ اقدام

حکومتِ صوبہ سرحد اور حکومتِ پنجاب کا مایوس کن طریق عمل

ایسے وقت میں جبکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین کا ارتکاب کرنے والوں کے قتل کے واقعات پے در پے ہو رہے تھے ایسی حالت میں جبکہ احراری جماعت احمدیہ کے خلاف رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین کرنے کا ناپاک الزام لگا کر عوام کو ہر احمدی کے خلاف سخت اشتعال دلا رہے اور صاف الفاظ میں عوام سے کہہ رہے تھے کہ جس پر وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین کا الزام لگائیں۔ اس کو قتل کر دینا اسلام کی بے مثال خدمت اور حصول جنت کا آسان ذریعہ ہے۔ اور ایسے موقعہ پر جبکہ ہر جگہ احمدیوں کے خلاف عوام بے حد مشتعل ہو کر انہیں انتہائی ظلم وستم کا نشانہ بنا رہے تھے۔ غیر مبائعین کے اخبار "پیغام صلح" میں اُن کے "قبلہ" ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے ایک ذلیل درجہ کے شخص کی آڑ میں جناب قاضی محمد یوسف صاحب پشاوری امیر جماعت ہائے احمدیہ سرحد کے خلاف رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین کا بالکل جھوٹا الزام لگا کر مشتعل شدہ عوام کو اور زیادہ بھڑکانے کی کوشش کی۔ اور بغیر اس امر کے متعلق معمولی سی تحقیقات کرنے کے کی۔ کہ اتنے بڑے الزام میں حقیقت کا کوئی شائبہ بھی پایا جاتا ہے۔ یا نہیں۔ چنانچہ بعد میں خود "پیغام صلح" کو اس بارے میں معذرت کرنی پڑی لیکن جماعت احمدیہ کی مخالفت کے باوجود بیں شرارت کی جو چنگاری خاص منصوبہ کے ماتحت وہ پھینک چکا تھا۔ فوراً بھڑک اٹھی۔ اور احراریوں نے اسے تحریر وتقریر کے ذریعہ سارے پنجاب اور خاص طور پر صوبہ سرحد میں پھیلا دیا۔

اگرچہ جناب قاضی محمد یوسف صاحب نے بڑے زور کے ساتھ اور حلفیہ بیان کے ساتھ اس بہتان کی تردید کی۔ پھر جس موقعہ کا ذکر کیا گیا تھا۔ اس پر موجود معزز حضرات کی حلفیہ شہادتیں پیش کیں۔ حتیٰ کہ جس شخص کی روایت پر الزام کی بنیاد رکھی گئی تھی۔ اس کے اپنے ہاتھ کی لکھی ہوئی تردید شائع کی۔ لیکن احراریوں کو فتنہ وشرارت کا جو بہانہ ہاتھ آچکا تھا۔ اسے چھوڑنے کے لئے وہ تیار نہ ہوئے۔ اخبار "زمیندار" اور "احسان" میں جناب قاضی صاحب موصوف کو قتل کرنے کی کھُلم کھُلا تلقین کی گئی۔ کئی احراری فتنہ پردازوں نے جلسوں میں سخت اشتعال انگیز تقریریں کیں۔ اور عوام کو مشتعل کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا گیا سرحدی پولیس نے قانون شکنی اور فتنہ وفساد کا سخت خطرہ محسوس کر کے چند ایک احراریوں کا چالان بھی کیا۔ لیکن اسی مصلحت کے ماتحت جو احراریوں کی شوریدہ سری کے مقابلہ میں کارفرما ہے۔ اور جو احمدیوں پر ان کے ہر قسم کے مظالم کو روا رکھے ہوئے ہے۔ انہیں بری کر دیا گیا۔

ہم نے اس فتنہ کے شروع ہوتے ہی اس کے انسداد کے لئے ایک طرف تو حکومت پنجاب کو بار بار توجہ دلائی۔ اور دوسری طرف حکومتِ سرحد سے خواہش کی۔ کہ اس بارے میں فوری کارروائی کرے۔ لیکن جہاں تک ہمیں معلوم ہے۔ کچھ بھی نہ کیا گیا۔ اس سے فتنہ پردازوں کے حوصلے اور زیادہ بڑھ گئے۔ اور آخر جناب قاضی صاحب موصوف پر پستول کے ذریعہ قاتلانہ حملہ کر دیا گیا۔ اور قاتل کو موقعہ پر گرفتار کر کے بحوالۂ پولیس کیا جا چکا ہے۔ اگرچہ اس موقعہ پر قاتلانہ اقدام کرنے والا ایک ہی شخص تھا۔ لیکن مذکورہ بالا حالات جو مختصراً پیش کئے گئے ہیں۔ ان کو پیش نظر رکھتے ہوئے کون کہہ سکتا ہے۔ کہ یہ ایک واحد شخص کا ہی فعل ہے۔ اور اس میں دوسرے اور لوگوں کا ہاتھ نہیں ہے۔ یقیناً یقیناً یہ ایک منصوبہ اور سازش کا نتیجہ ہے جس کی بنیاد اگرچہ غیر مبائعین کے "قبلہ" نے رکھی۔ لیکن اسے انتہا تک احراریوں نے پہنچایا۔ اور حکومتِ سرحد نے اپنی بے اعتنائی سے اسے بڑھنے اور اس حد تک پہونچنے کا موقعہ دیا۔ اور محض اس لئے دیا۔ کہ جماعت احمدیہ قلیل التعداد ہے۔ ورنہ جو فتنہ وشرارت پھیلائی جا رہی تھی۔ اس کے خطرناک اور امن شکن ہونے میں کسی قسم کا شک وشبہ ممکن ہی نہیں تھا۔ اور اگر کچھ تھا۔ تو اب وہ بالکل رفع ہو گیا ہے۔

بلاشک احمدی ہر جگہ قلیل تعداد میں ہیں لیکن وہ بھی حکومت انگریزی کی رعایا ہیں۔ اور رعایا کے متعلق جس قدر فرائض حکومت پر عائد ہوتے ہیں۔ ان میں سب سے بڑا اور سب سے زیادہ اہم فتنہ وفساد کو دُور کرنا۔ مظالم کا انسداد کرنا اور ستم زدوں کی حفاظت کرنا ہے۔ اگر حکومت ظالموں اور جفاکاروں کی کثرت اور ان کے شور وشر سے مرعوب ہو کر مظلومین کی دادرسی نہیں کرتی تو وہ اپنی عدم ضرورت کا ثبوت پیش کرتی ہے کسی ملک میں باقاعدہ اور قانون کے ماتحت حکومت قائم نہ ہونے پر کیا ہوتا ہے۔ یہی کہ طاقتور کمزوروں پر کثیر التعداد تھوڑوں پر اور فتنہ پرداز امن پسندوں پر ظلم وستم کرتے حتیٰ کہ ان کا خون بہانا اور انہیں قتل کر دینا اپنا حق سمجھتے ہیں جب یہی صورت پنجاب اور صوبۂ سرحد میں احمدیوں کو پیش آ رہی ہے اور ان کی چیخ وپکار پر کوئی توجہ نہیں کی جاتی انہیں صریح مظالم سے محفوظ رکھنے کی کوئی کوشش نہیں کی جاتی۔ اس لئے کہ ان پر مظالم کرنے والے کثیر التعداد ہیں۔ تو کیونکر کہا جا سکتا ہے۔ کہ حکومت احمدیوں کا وہ حق ادا کر رہی ہے۔ جو اس پر عائد ہوتا ہے۔ افسوس کہ یہ بات روز بروز زیادہ واضح ہوتی جا رہی ہے۔ اور قاضی محمد یوسف صاحب کے حملہ آور اور اس کے مددگاروں کے متعلق نیز احمدیوں کی حفاظت اور قانون کے احترام کے متعلق حکومت کا آئندہ طریق عمل اسے بالکل واضح کر دیگا۔

امداد مصیبت زدگان

زلزلہ کوئٹہ کی دوسری فہرست

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریک پر جماعت احمدیہ میں مصیبت زدگان زلزلہ کوئٹہ کی امداد کے لئے سرگرمی سے کام ہو رہا ہے پہلی فہرست کے بعد ذیل کے احباب نے دفتر محاسب میں چندہ داخل کیا ہے۔

میزان فہرست شائع شدہ ۵۸۹-۴-۰

غلام حسن صاحب لمرتسر ۱۰-۰-۰

بابو عبد الغنی صاحب گلاس ورکس قادیان ۱-۰-۰

مولوی جلال الدین صاحب شمس ۲-۰-۰

ابو الفضل محمود صاحب ۰-۲-۰

اہلیہ صاحبہ مرزا محمد شفیع صاحب ۱-۰-۰

مریم صدیقہ بنت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل خانصاحب ۱-۰-۰

مہدی حسین صاحب دہلی ۲۵-۰-۰

سید محمود احمد صاحب رہتک ۱-۵-۰

عبد الغفور صاحب گجرات ۵-۰-۰

والدہ برکات احمد صاحب دہلی ۱۱-۲-۰

محمد اسمٰعیل صاحب پانی پت ۵-۱۴-۰

محمد حسین صاحب بکیریاں ۴-۰-۰

معرفت ڈاکٹر منظور احمد صاحب از طرف محلہ دار الفضل قادیان ۱۷-۴-۶

منشی فیض احمد صاحب کاتب از طرف محلہ دار البرکات قادیان ۵-۰-۰

بھائی محمود احمد صاحب از طرف محلہ دار الرحمت قادیان ۱۲-۸-۰

مولوی عبد الرحیم صاحب عارف قادیان ۰-۹-۰

چوہدری فقیر محمد صاحب میانوالی ۱۰-۰-۰

میاں محمد عبد اللہ صاحب جلد ساز قادیان ۱-۰-۰

عبد الرحمٰن صاحب چک نمبر ۳۳۴ ۲-۸-۰

جماعت گوجرہ ۵-۰-۰

سردار علی صاحب پی ضلع پشاور ۲-۰-۰

سید احمد صاحب وکیل رامپور ۲۰-۱۵-۰

محمد ایوب خان صاحب مراد آباد ۱۰-۰-۰

چوہدری اعظم علی صاحب ملتان ۱۵-۰-۰

محمد خانصاحب میرٹھ ۱۰-۰-۰

محمد اشرف صاحب لاہور ۷-۲-۰

بنجے خانصاحب کھر انبالہ ۵-۰-۰

ڈاکٹر رحیم بخش صاحب از جھنگ ۴-۱۲-۰

عبد الشکور صاحب فیروز پور ۳-۰-۰

خواجہ محمد شریف صاحب ۲-۰-۰

حافظ عبد الجلیل صاحب لاہور ۳۴-۹-۶

نواب الدین صاحب لاہور ۱-۷-۶

سید محبوب عالم صاحب ۱-۰-۰

میزان ۸۲۷-۱-۶

نیشنل لیگ قادیان کی اہم واقعات کے متعلق قراردادیں

قادیان ۱۲ رجون۔ کل بعد نماز عشاء مسجد نور میں نیشنل لیگ قادیان کا ایک جلسہ ہوا جس میں حسب ذیل قراردادیں پاس کی گئیں

(۱) لیگ کا یہ اجلاس اس امر کے متعلق اظہار افسوس کرتا ہے۔ کہ ۹ رجون کو ایک احراری نے قصہ خوانی بازار پشاور میں جناب قاضی محمد یوسف صاحب امیر پراونشل انجمن صوبہ سرحد پر پستول سے قاتلانہ حملہ کیا۔ لیگ کو اس بات کا بھی حد سے زیادہ افسوس ہے۔ کہ باوجودیکہ اس متوقع واقعہ کے متعلق گورنمنٹ صوبہ سرحد کو کئی دفعہ توجہ دلائی گئی تھی۔ مگر گورنمنٹ نے پیش بندی کے لئے کوئی عملی قدم نہ اٹھایا۔ یہی وجہ ہے کہ فتنہ پرداز لوگوں کو یہ جرأت ہوئی۔ کہ جناب قاضی صاحب موصوف کے خلاف اشتعال انگیز تقریریں کریں۔ اور یہ قاتلانہ حملہ انہی اشتعال انگیز تقریروں کا لازمی نتیجہ ہے۔ لیگ کا یہ اجلاس گورنمنٹ صوبہ سرحد سے درخواست کرتا ہے۔ کہ اب بھی وقت ہے۔ کہ اس فتنہ کے انسداد کے لئے کوئی مؤثر کارروائی کی جائے۔ اور قاضی صاحب موصوف پر حملہ کرنے والے شخص کو عبرت انگیز سزا دی جائے۔ تاکہ فتنہ پردازوں کو مزید شرارت کرنے کی جرأت نہ رہے۔ نیز ان اخباروں اور لوگوں کو بھی قرار واقعی سزا دی جائے جنہوں نے اس صریح بہتان کو کہ قاضی صاحب نے نعوذ باللہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین کی ہے۔ اشاعت دے کر معاملہ کو اس افسوسناک حد تک پہنچا دیا ہے۔ اس واقعہ کو پیدا کرنے کی تمام تر ذمہ واری اس فتنہ کے بانی میاں سمندر خان ہزاروی اور ڈاکٹر بشارت احمد ممبر انجمن اشاعت اسلام لاہور۔ اخبار زمیندار لاہور۔ اخبار احسان لاہور۔ اخبار پیغام صلح لاہور اور اخبار مدینہ بجنور پر عائد ہوتی ہے۔ لہذا ان سب کو سبق آموز سزا دی جائے۔ تا آئندہ کوئی اس قسم کی مکروہ حرکت کا مرتکب نہ ہونے پائے۔

(۲) قاضی محمد یوسف صاحب امیر پراونشل انجمن صوبہ سرحد پشاور کو اس قاتلانہ حملے سے بال بال بچنے پر مبارکباد کا تار دیا جائے۔

(۳) لیگ کا یہ اجلاس اس امر کے متعلق اظہار نفرت کرتا ہے۔ کہ چند احراریوں نے مل کر ہمارے ایک احمدی بھائی علی احمد صاحب کی ایک دیوار کو جو کہ ان کی اپنی زمین واقعہ محلہ دار البرکات قادیان میں واقعہ ہے گرا دیا۔ یہ احراریوں کی محض سینہ زوری اور فتنہ انگیزی ہے۔ اس قسم کی کارروائی کرنے کا ذکر احراریوں نے کنایتاً اپنے اخبار مجاہد کے گذشتہ پرچہ میں کیا تھا۔ پولیس کی موجودگی میں قادیان میں اس قسم کے افسوسناک واقعات کا رونما ہونا نہایت قابل افسوس ہے۔ لیگ کا یہ اجلاس احتجاج کرتے ہوئے گورنمنٹ سے درخواست کرتا ہے کہ وہ اس واقعہ کے متعلق بہت جلد تفتیش کر کے مجرموں کو قرار واقعی سزا دے۔ اور چونکہ قادیان میں فتنے پیدا کرنا احراریوں کے پروگرام کی سب سے اہم شق ہے۔ لہذا گورنمنٹ کو چاہیئے۔ کہ مؤثر انسدادی تدابیر اختیار کرے۔ ورنہ خطرناک فساد برپا ہونے کا احتمال ہے۔ جس کی ذمہ واری گورنمنٹ پر عائد ہوگی۔

(۴) قرار پایا کہ ان قراردادوں کی نقول ہز ایکسلنسی گورنر صوبہ سرحد قاضی محمد یوسف صاحب بعض ذمہ وار افسران صوبہ پنجاب اور پریس کو بھیجدی جائیں۔

سیکرٹری لیگ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا ارشاد

زلزلہ کی پیشگوئی کی اشاعت کے متعلق

احباب کی طرف سے پر جوش لبیک

گذشتہ خطبہ جمعہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت کو یہ ہدایت فرمائی ہے۔ کہ وہ زلزلوں کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کی اشاعت کا پورا پورا اہتمام کریں۔ تا توبہ کرنے والے اللہ تعالےٰ کی امان میں آجائیں گے۔ آمدہ اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ احباب نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر لبیک کہتے ہوئے جلسے منعقد کرنے شروع کر دیئے ہیں۔ چنانچہ اس وقت ان مقامات پر جلسے کرنے کی اطلاع موصول ہو چکی ہے لاہور۔ ریاسی۔ کاہنوان۔ سٹھیالی۔ سٹھیالی قادیان میں دو دفعہ جلسہ کیا گیا ہے اور دوسرے جلسے میں کئی ہزار لوگوں نے شریک ہو کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی لرزہ براندام کر دینے والی پیشگوئیاں سنیں۔ نظارت دعوۃ و تبلیغ اس غرض کے لئے ضلع گورداسپور میں ٹریکٹ جگہ بہ جگہ بھیج رہی ہے۔ تا ان پیشگوئیوں کی اشاعت کا پورا پورا حق ادا کیا جائے۔ تمام احمدی جماعتوں سے خصوصاً انصار اللہ سے امید کی جاتی ہے۔ کہ وہ اس بارہ میں اپنا فرض تبلیغ ادا کریں گے۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی کی ۲۶ رمئی کی تقریر

"الفضل" مورخہ ۱۲ رمئی میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی وہ معرکۃ الآراء اور ایمان افروز تقریر جو حضور نے ۲۶ رمئی کے جلسہ میں فرمائی۔ تمام و کمال شائع ہو چکی ہے۔ چونکہ یہ تقریر حالات حاضرہ کے لحاظ سے نہایت اہم ہے۔ اور مخالفین اس کے متعلق کئی قسم کی غلط بیانیاں کر چکے ہیں۔ اس لئے احباب کو چاہیئے۔ کہ اسے زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچائیں۔ یہ پرچہ قلیل

مسئلہ کفر و اسلام پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا خطبہ

اور امیر غیر مبایعین کے نامعقول اعتراضات

مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبایعین نے اپنے ۳ مئی کے خطبۂ جمعہ میں جو پیغام ۵ امئی میں شائع ہوا ہے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے خطبۂ جمعہ پر جو الفضل یکم مئی میں شائع ہوا تنقید کرتے ہوئے ایسی باتیں کہہ دی ہیں جنہیں معلوم کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لٹریچر سے واقفیت رکھنے والا ہر سلیم الفطرت انسان فوراً اس نتیجہ پر پہونچ جاتا ہے کہ جناب مولوی صاحب نے نہ تو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے خطبہ کو سمجھنے کی تکلیف گوارا کی ہے۔ اور نہ ہی اپنی تنقید میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کو مدنظر رکھا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ میں فرمایا تھا:-

"ہم میں اور ان (غیر احمدیوں) میں تو کفر کی تعریف میں اختلاف بھی بہت سا پایا جاتا ہے یہ لوگ کفر کے معنے سمجھتے ہیں کہ اسلام کا انکار حالانکہ ہم یہ معنے نہیں کرتے۔ نہ کفر کی یہ تعریف کرتے ہیں۔ ہم تو سمجھتے ہیں۔ کہ اسلام کے ایک حد تک پائے جانے کے بعد انسان مسلمان کے نام سے پکارے جانے کا مستحق سمجھا جا سکتا ہے لیکن جب وہ اس مقام سے نیچے گر جاتا ہے تو گو وہ مسلمان کہلا سکتا ہے۔ مگر کامل مسلم اسے نہیں سمجھا جا سکتا۔ یہ تعریف ہے۔ جو ہم کفر و اسلام کی کرتے ہیں۔ اُن کے کفر اور ہمارے کفر میں بہت بڑا فرق ہے۔ اُن کا کفر تو ایسا ہے جیسا سر سے والا سر پیٹتا ہے۔ وُہ بھی جب کسی کو کافر کہتے ہیں۔ تو اس کا مطلب یہ ہوا کرتا ہے کہ اسے پیس کر رکھ دیں۔ کہتے ہیں۔ وُہ جہنمی ہے اور ابدی دوزخ میں پڑے گا۔ لیکن ہم دوسروں کو کافر اصطلاحی طور پر کہتے ہیں۔ ورنہ بالکل ممکن ہے۔ کہ ایک شخص کفر کی حالت میں مرے۔ لیکن خدا تعالےٰ اسے کسی خوبی کی وجہ سے جنت میں داخل کر دے۔"

اس پر جناب مولوی صاحب فرماتے ہیں:-

"سوال یہ ہے۔ کہ کفر کی یہ اصطلاح آخر کہاں سے لی گئی۔ قرآن و حدیث میں تو ہے نہیں قرآن و حدیث کے رُو سے تو کفر۔ اسلام کے انکار کا نام ہے۔ لیکن جناب خلیفہ صاحب قرآن و حدیث کے خلاف ایک اصطلاح قائم کرتے ہیں۔ کہ کفر اسلام کا انکار نہیں۔ پھر وہ کیا ہے یہ بھی صاف نہیں کہتے۔ اگر اسلام کا انکار کفر نہیں۔ تو کیا اسلام کا اقرار کفر ہے؟"

اس کے جواب میں عرض ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے خطبہ کا ہرگز یہ مفہوم نہیں۔ کہ اسلام کا انکار کفر نہیں۔ بلکہ یہ ہے۔ کہ ہم جب کسی کو کافر کہتے ہیں۔ تو غیر احمدیوں کی اصطلاح میں کافر نہیں کہتے بلکہ ہماری اصطلاح ان سے مختلف ہے۔ چنانچہ اس پر حضور کے محولہ بالا الفاظ کا پہلا فقرہ یعنی "ہم میں اور اُن میں تو کفر کی تعریف میں اختلاف بھی بہت سا پایا جاتا ہے۔" صاف دلالت کر رہا ہے۔ کہ کسی حد تک ہمیں غیر احمدیوں کی تعریف کفر سے اتفاق بھی ہے۔ اور وہ اتفاق صرف اس بات میں ہے۔ کہ جو شخص سرے سے اسلام کا انکار کرے۔ وُہ بھی کافر ہوتا ہے۔ مگر اختلاف اس بات میں ہے۔ کہ ایسے شخص کے متعلق بھی ہم یہ نہیں کہتے۔ کہ وُہ ضرور جہنمی ہے۔ اور ابدی دوزخ میں ڈالا جائے گا۔ پھر ہمیں غیر احمدیوں سے یہ بھی اختلاف ہے۔ وُہ جب کفر کا فتویٰ دیتے ہیں۔ تو اس کے معنی ہمیشہ ہی اسلام کا انکار لیتے ہیں۔ خواہ کسی شخص کو محض ایک اصول کے انکار سے کافر قرار دیں۔ مگر ہمارے نزدیک اگر کوئی شخص اسلام کے بعض اصول کو ماننے کا دعویدار ہو۔ مگر وُہ اسلام کے اصول میں سے کسی اصل کا انکار کر دے۔ تو گو وُہ مسلمان کہلا سکتا ہے۔ مگر وُہ ان معنوں میں کافر ہے۔ کہ وُہ حقیقی مسلم نہیں۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے اسی خطبہ میں ارشاد فرمایا

"جب کوئی شخص اسلام کو اپنا مذہب قرار دیتا ہے۔ اور قرآن مجید کے احکام کو اپنا دستور العمل سمجھتا ہے۔ اس وقت مسلمان کہلانے کا مستحق ہو جاتا ہے۔ اور حقیقی معنوں میں وُہ مسلمان اس وقت ہوتا ہے جب کامل طور پر اسلام کی تعلیم پر عمل کرتا ہے۔ لیکن اگر وُہ اسلام کے اصول میں سے کسی اصل کا انکار کر دیتا ہے۔ تو گو وُہ مسلمان کہلاتا ہے۔ مگر حقیقی معنوں میں وُہ مسلم نہیں رہتا پس کافر کے معنے ہم ہرگز یہ نہیں لیتے۔ کہ ایسا شخص محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا منکر ہے۔"

اس تحریر سے عیاں ہے۔ کہ جب اسلام کے اصول میں ایک اصل کا انکار بھی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک اسے اصطلاحی طور پر کافر بنا دیتا ہے۔ گو وُہ بعض اصول کے ماننے کی وجہ سے مسلمان بھی کہلاتا ہے۔ تو کیا جو شخص اسلام کے تمام اصول کا انکار کر دے۔ وُہ کافر نہیں ہوگا۔ یقیناً ہوگا پس جناب مولوی صاحب کا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے خطبہ سے یہ نتیجہ نکالنا کہ اسلام کا انکار آپ کے نزدیک کفر نہیں۔ اور پھر اس پر یہ سوال کرنا کہ کیا اسلام کا اقرار کفر ہے۔ نہایت ہی تعجب انگیز امر ہے:-

مولوی صاحب نے ایک یہ اعتراض بھی کیا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی یہ اصطلاح قرآن و حدیث کے خلاف ہے۔ اور کہ قرآن مجید اور حدیث کے رُو سے کفر صرف اسلام کے انکار کا ہی نام ہے۔ اس کے جواب میں عرض ہے۔ کہ یہ تو درست ہے۔ اسلام کا انکار ہی کفر ہے۔ اور قرآن و حدیث میں اسلام کے انکار کو کفر قرار دیا گیا ہے مگر کیا مولوی صاحب یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ اگر ایک شخص سرے سے اسلام کا انکار نہ کرے بلکہ اسلام کے اصول میں سے کسی اصل کا انکار کر دے تو وہ کافر نہیں ہوگا۔ میں پورے وثوق سے کہہ سکتا ہوں۔ کہ مولوی صاحب کا عقیدہ یہ ہے کہ اسلام کے اصول میں سے کسی اصل کا انکار بھی انسان کو کافر بنا دیتا ہے۔ خواہ وُہ سرے سے اسلام کا انکار نہ کرے۔ چنانچہ وُہ اپنے ٹریکٹ رد تکفیر اہل قبلہ کے صفحہ ۳۹ پر لکھتے ہیں:-

"ایسا شخص جو آپ (حضرت مرزا صاحب) کو کافر یا کاذب یا دجال کہتا ہے۔ وُہ تو ضرور فتویٰ حدیث کے ماتحت کفر کے نیچے آتا ہے۔"

اس سے یہ امر اظہر من الشمس ہے۔ کہ مولوی صاحب کے نزدیک ایسا کلمہ گو جو حضرت مرزا صاحب کو کافر کہتا ہے۔ یا کافر تو نہیں کاذب (جھوٹا) کہتا ہے یا کافر و کاذب بھی نہیں۔ بلکہ صرف دجال کہتا ہے یا کافر یا کاذب یا دجال تو نہیں کہتا۔ مگر سمجھتا ہے وُہ تو ضرور فتوے حدیث کے ماتحت کافر ہے۔ پس مولوی صاحب کے اس فتوے کے رُو سے تمام وُہ غیر احمدی علماء اور گدی نشین اور ان کے پیرو جو حضرت مرزا صاحب کو کافر یا کاذب۔ یا دجال وغیرہ کہتے ہیں۔ یا سمجھتے ہیں۔ کافر ہیں۔ حالانکہ وُہ سرے سے اسلام کا انکار نہیں کرتے پس مولوی صاحب جب خود یہ مانتے ہیں کہ سرے سے اسلام سے انکار کے علاوہ ایسے لوگ بھی کافر ہو سکتے ہیں جو اسلام کو ماننے کے مدعی ہوں۔ اور محض حضرت مرزا صاحب کو جھوٹا کہیں یا آپ کو دعوے میں مفتری خیال کریں یا آپ کو کاذب یا دجال کہیں۔ تو پھر مولوی صاحب کو یہ کہنے کا کیا حق حاصل ہے۔ کہ حضور کی ایسی ہی کفر کی اصطلاح قرآن و حدیث کے خلاف ہے

افسوس ہے۔ کہ مولوی صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ پر اعتراض کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کو بھی مدنظر نہیں رکھا۔ میرا یہ تجربہ ہے۔ کہ عام طور پر غیر مبایعین حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی عداوت میں آپ پر ایسے ہی اعتراض کرتے ہیں۔ جن کی زد خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر بھی پڑتی ہے۔ اس کا ایک تازہ ثبوت پیش کیا جاتا ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۷۹ میں کفر کی دو قسمیں بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"ایک کفر یہ ہے۔ کہ ایک شخص اسلام سے ہی انکار کرتا ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خدا کا رسول نہیں مانتا "دوسرے یہ کفر کہ مثلاً وُہ مسیح موعود کو نہیں مانتا اور اس کو باوجود اتمام حجت کے جھوٹا جانتا ہے جس کے ماننے اور سچا جاننے کے بارہ میں خدا اور رسول نے تاکید کی ہے" پھر آگے فرماتے ہیں "اگر غور سے دیکھا جائے۔ تو یہ دونوں قسم کے کفر ایک ہی قسم میں داخل ہیں"

اس جگہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جہاں اسلام کے انکار کو کفر قرار دیا ہے وہاں اسلام کے بعض اصول کے انکار کو بھی ایک قسم کا کفر قرار دیا ہے اور ان میں سے مثلاً مسیح موعود کے انکار و تکذیب کو بھی کفر قرار دیا ہے پھر آگے چل کر ان دونوں قسم کے کفروں کو ایک ہی قسم کا کفر ٹھیرایا ہے۔

اس تحریر سے ظاہر ہے۔ کہ مسیح موعود کا کفر ایک طرح سے پہلی قسم کا کفر نہیں۔ جو سرے سے اسلام یا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انکار ہے۔ کیونکہ اگر یہ دونوں ایک ہی قسم کے کفر ہوتے۔ تو دو قسمیں کرنے کی کوئی ضرورت نہ تھی۔ لیکن ایک طریق سے تو یہ دونوں ایک ہی قسم میں داخل ہیں۔ یعنی دونوں کفر ہیں۔ یہ نہیں کہ ایک تو کفر ہو اور دوسرا محض فسق ہو۔ دو قسمیں قرار دینے کی وجہ صاف ظاہر ہے۔ کہ ایک قسم کا مفہوم یہ ہے کہ سرے سے اسلام کا انکار کر دیا جائے۔ اور دوسرا کفر یہ ہے کہ بعض اصول کو مانا جائے۔ اور بعض کا انکار کر دیا جائے اس دوسری قسم کے کفر کے مرتکب کے متعلق ہی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنے خطبہ میں فرمایا۔ کہ وہ

تمام احمدی ثابت کر دیں کہ طاغوتی طاقتوں کا بڑے سے بڑا مظاہرہ انہیں اظہار حق سے باز نہیں رکھ سکتا

(۱)

۸ جون۔ زیر صدارت مستری الہ دین صاحب نیشنل لیگ جہلم کا ایک غیر معمولی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل قراردادیں پیش ہو کر بالاتفاق منظور ہوئیں

(۱) نیشنل لیگ جہلم احراری اخبارات "زمیندار" اور "احسان" سے یہ خبریں پڑھ کر کہ احراری گذشتہ سال کی طرح جماعت احمدیہ کے بزرگوں کی تحقیر و تذلیل کے لئے قادیان کی مقدس سرزمین میں احرار کانفرنس منعقد کرنے کی تیاریاں کر رہے ہیں، ہر احمدی سے متوقع ہے، کہ بلا عذر شرعی اس موقعہ پر قادیان پہنچ جائے، تاکہ ہم آیات اللہ اور مقدس وجودوں کی حفاظت خود کریں اور حق و صداقت کے لئے اپنی محبوب ترین چیزیں اپنی عزتیں اپنی جانیں اپنے مال اپنے عزیز و اقارب قربان کر دیں۔ اور اس خود حفاظتی میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی قربانیوں کا اعادہ کر کے ثابت کر دیں کہ شعائر اللہ کی حفاظت اور اعلائے کلمۃ اللہ سے ہمیں کسی طاغوتی طاقت کا مظاہرہ روک نہیں سکتا۔

(۲) لیگ آنریبل چودہری ظفر اللہ خان صاحب کو "سر" خان بہادر چودہری محمد دین صاحب کو "نواب" چودہری نعمت خانصاحب کو "خان بہادر" کا خطاب ملنے پر دلی مسرت کا اظہار کرتی ہے۔ اور ان کی خدمت میں ہدیہ مبارکباد پیش کرتی ہوئی دعا کرتی ہے کہ اللہ تعالےٰ ان کو بیش از بیش دینی اور دنیوی ترقیات عطا فرمائے۔

(۳) لیگ اس امر پر سخت نفرت کا اظہار کرتی ہے۔ جو اخبار "احسان" نے ہمارے آقا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ذات مبارک کے متعلق یہ جھوٹا پروپیگنڈا کیا ہے۔ کہ حضور نے ملا عنایت اللہ کے قتل کے لئے کسی آدمی کو خطوط لکھے ہیں۔

(۴) لیگ لدھیانہ کے احمدی بھائیوں سے ہمدردی کا اظہار کرتی ہے۔ اور یہ معلوم کر کے کہ گورنمنٹ اس معاملہ میں بالکل خاموش ہے۔ حکومت کے رویہ کو نہایت ہی مایوس کن قرار دیتی ہے۔

سکرٹری نیشنل لیگ جہلم

(۲)

ڈیرہ دون ۱۰ جون نیشنل لیگ ڈیرہ دون کا ایک اجلاس کل زیر صدارت خواجہ غلام نبی صاحب منعقد ہوا۔ اور حسب ذیل قراردادیں پاس ہوئیں۔

(۱) نیشنل لیگ ڈیرہ دون حکومت کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کراتی ہے، کہ واقعات سے ظاہر ہے۔ گذشتہ احرار کانفرنس قادیان میں مفسدانہ ارادوں سے قائم کی گئی تھی۔ اور یہ کہ وہ تبلیغی مجلس نہ تھی۔ بلکہ امن عامہ کو برباد کرنے کی ایک سبیل تھی

(۲) نیشنل لیگ ڈیرہ دون اس بات کی قوی امید رکھتی ہے، کہ آئندہ حکومت اس شرارت کا اعادہ نہیں ہونے دے گی

(۳) کچھ عرصہ سے مجلس احرار کی طرف سے اخبارات میں اعلان ہو رہا ہے۔ کہ وہ ایک اور کانفرنس قادیان میں منعقد کرنے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ ان حالات میں نیشنل لیگ ڈیرہ دون ہر احمدی کو تحریک کرتی ہے۔ کہ وہ بلا عذر شرعی جن ایام میں احرار کانفرنس قادیان میں منعقد ہو۔ قادیان پہنچ جائے۔ اور ارض مقدس میں جمع ہو کر حق و صداقت کی آواز بلند کرے۔ تمام احمدی دنیا پر ظاہر کر دیں۔ کہ شیطانی طاقتوں کا بڑے سے بڑا مظاہرہ انہیں مرعوب نہیں کر سکتا۔

(۴) نیشنل لیگ ڈیرہ دون اپنے لدھیانہ کے احمدی بھائیوں سے جن کو تکالیف اور مصائب کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ اظہار ہمدردی کرتی ہے۔ اور حکومت سے پُرزور [illegible] سکرٹری نیشنل لیگ ڈیرہ دون

جماعت احمدیہ حلقہ گڑھی شاہو لاہور کا تبلیغی جلسہ

جماعت احمدیہ حلقہ گڑھی شاہو کا ایک شاندار تبلیغی جلسہ ۸ جون زیر صدارت ملک خدا بخش صاحب جنرل سکرٹری جماعت احمدیہ لاہور منعقد ہوا۔ سامعین میں احمدی اور غیر احمدی دوست شامل تھے۔ جلسہ ساڑھے نو بجے شام سے شروع ہو کر صبح کے ساڑھے چار بجے تک رہا۔ جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن حکیم اور نظم سے ہوا۔ اور مولوی ظہور حسین صاحب مولوی فاضل مبلغ نے اپنی تقریر میں وفات مسیح کے ثبوت میں قرآن و حدیث سے دلائل پیش کئے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کے نشانات بیان فرماتے ہوئے زلازل کا ذکر اس عمدگی سے کیا۔ کہ سامعین پر رقت طاری ہو گئی۔ آپ نے کہا آج کل کے ایام نہایت ہیبت ناک ہیں، ہر شخص کو اپنے قلب میں خشیت الٰہی پیدا کرنی چاہیئے۔ اور اپنی اصلاح کرنی چاہیئے۔ جس کا طریق یہ ہے کہ خدائے تعالےٰ کے مامور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لائے۔ مولوی ظہور حسین صاحب کی تقریر کے بعد بعض غیر احمدیوں نے شور مچایا۔ کہ ہمیں وقت دیا جائے۔ چونکہ ابھی ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم کی تقریر اجرائے نبوت پر ہونے والی تھی۔ لہٰذا ہم نے کہا کہ اس تقریر کے بعد وقت دیا جائے گا۔ خادم صاحب کی تقریر قریباً ½۱۰ بجے شروع ہوئی۔ جو نہایت موثر تھی۔ خادم صاحب نے ثابت کر دیا۔ کہ خدائے تعالےٰ کی صفات میں کسی قسم کا تعطل نہیں۔ خاتم النبیین کے الفاظ پر سیر کن بحث کی۔ اور چیلنج کیا۔ کہ اگر کوئی شخص حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ یا کسی احمدی کی کسی کتاب سے یہ دکھائے کہ ہم رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتے۔ تو اسے انعام دیا جائیگا خادم صاحب کی تقریر پونے بارہ بجے ختم ہوئی۔ اور سوالات کا موقعہ دیا گیا۔ دو اشخاص نے اعتراضات کئے۔ جن کے مدلل جواب دیئے گئے۔

اس کے بعد دوسرا جلسہ زیر صدارت جناب چودہری اسد اللہ خان صاحب بیرسٹر اسی جگہ شروع ہوا۔ جس میں مولوی ظہور حسین صاحب نے تقریر کی۔ اس کے بعد دوست نماز فجر باجماعت پڑھ کر گھروں کو چلے گئے۔

خاکسار۔ عبد الحمید عارف سکرٹری جماعت احمدیہ حلقہ گڑھی شاہو۔

"الفضل" کے وی پی آرہے ہیں!

"الفضل" کے روزانہ ہونے کی وجہ سے ششماہی چندہ میں دو روپے آٹھ آنے کا اضافہ جن احباب کی طرف سے تاحال موصول نہیں ہوا۔ ان کے نام اسی ہفتہ وی پی بھجوائے جا رہے ہیں۔ ان تمام احباب کے نام "الفضل" ۱۵۰ و ۱۵۱ میں درج کئے جا چکے ہیں۔ ان میں سے جن کے نام ابھی تک وی پی نہیں ہوئے۔ وہ اب تیار رہیں۔ اور فوراً وی پی وصول کر لیں۔ ورنہ اخبار تا وصولی قیمت امانت میں رہیگا۔ اور وہ اس نہایت ہی اہم اور نازک موقعہ پر سلسلہ کے حالات سے بے خبر رہیں گے۔

(مینیجر)

نیروبی (مشرقی افریقہ) میں تبلیغ احمدیت

نئے احمدی

عرصہ زیر رپورٹ میں ایک صاحب جو مڈغاسکر کے رہنے والے ہیں۔ انہوں نے بیعت کی۔ یہ صاحب بہت سی زبانیں مثلاً انگریزی۔ عربی۔ فرنچ۔ سواحلی جانتے ہیں ۱۹۰۶ء میں انہوں نے ایک خواب دیکھا کہ موعود وقت ظاہر ہو چکا ہے۔ مگر کوئی توجہ نہ دی۔ اب تھوڑے عرصہ سے ان کی احمدیوں سے ملاقات ہوئی۔ ٹبورا کے احمدی بھائیوں نے انہیں حقیقۃ الوحی مطالعہ کرنے کے لئے دی۔ اور خدا تعالیٰ سے دعا کرنے کی تلقین کی۔ اب پھر انہیں بذریعہ خواب قبول احمدیت کی تلقین کی گئی۔ چنانچہ خدا تعالیٰ کے فضل سے وہ معہ اپنی بیوی کے بذریعہ خط حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہو گئے ہیں الحمدللہ۔ یوگنڈا سے ملک نصر اللہ خان صاحب نے اطلاع دی ہے کہ بھائی محمد ابراہیم صاحب جو ایک عرصہ سے زیر تبلیغ تھے احمدیت میں داخل ہو گئے ہیں۔

معززین اور اعلیٰ حکام کو تبلیغ

عرصہ زیر رپورٹ میں بذریعہ لٹریچر مندرجہ ذیل اعلیٰ حکام کینیا کالونی اور معززین کو تبلیغ کی گئی۔

۱۔ ہز ایکسی لنسی سر جوزف بائرن گورنر کینیا کالونی

۲۔ ہز ایکسی لنسی سر جوزف شریڈن چیف جسٹس کینیا کالونی

۳۔ اڈیٹر ڈیلی ایسٹ افریقن سٹینڈرڈ

۴۔ بریگیڈیر جنرل ہیڈ دے سالویشن آرمی ہیڈ کوارٹرز نیروبی

۵۔ فرنچ قونصل

۶۔ جرمن قونصل

۷۔ ڈنمارک قونصل

۸۔ امریکن قونصل

۹۔ جاپان قونصل

۱۰۔ اٹلی قونصل

۱۱۔ پرتگال قونصل

۱۲۔ لائبریرین میکملن لائبریری

۱۳۔ لائبریرین کرسچن سائنس سوسائٹی

بعض غیر احمدیوں کو بھی لٹریچر بغرض مطالعہ دیا گیا۔ اور سکھ دوستوں کو گورمکھی ترجمہ قرآن مجید دیا گیا۔

عرصہ زیر رپورٹ میں مختلف سوسائیٹیوں میں بھی جانے کا اتفاق ہوا۔ اور ان سے تعلقات پیدا کرنے کی کوشش کی گئی۔

۱۔ کرسچن مشن سوسائٹی میں تین دفعہ جا چکا ہوں۔ ہر ملاقات کے وقت کافی دیر تک سلسلہ گفتگو عیسائیت اور اسلام کے متعلق جاری رہا۔ کفارہ اور الوہیت مسیح اور قرآن مجید کی جمع و ترتیب اس گفتگو کے خاص موضوع تھے۔

۲۔ کرسچن سائنس سوسائٹی اس کا مرکز امریکہ میں ہے۔ یہاں اس کی ایک شاخ ہے۔ میں نے کوشش کی کہ اسلام اور سلسلہ کا لٹریچر اس سوسائٹی کی لائبریری میں رکھوایا جائے۔ مگر اس سوسائٹی کا اصول یہ ہے کہ اس کی اپنی مطبوعہ کتب ہی رکھی جائیں۔ حتیٰ کہ بائیبل بھی اپنی مطبوعہ رکھی ہے۔ لائبریرین کو ایک کتاب Ahmad پڑھنے کے لئے دی

۳۔ برٹش اسرائیل سوسائٹی۔ اس سوسائٹی کا زیادہ تر کام اہرام۔ اور بنی اسرائیل کی گم شدہ قبائل کی تحقیق کے متعلق ہے اس سوسائٹی میں مجھے دو دفعہ جانے کا اتفاق ہوا۔ پہلی دفعہ سکرٹری سے ملاقات ہوئی تین چار اور بھی انگریز وہاں موجود تھے کافی دیر تک اسلام اور سلسلہ احمدیہ کے متعلق گفتگو ہوتی رہی۔ حضرت مسیح علیہ السلام کی قبر کشمیر کے متعلق بڑی دلچسپی سے وہ حالات سنتے رہے۔ اور اس سلسلہ میں لٹریچر بھی پڑھنے کی انہوں نے خواہش کی دوسری دفعہ پریذیڈنٹ سے ملاقات ہوئی۔ الوہیت مسیح کے متعلق گفتگو ہوئی۔ آخر میں کہنے لگے۔ دلائل سے یہ مسئلہ نہیں سمجھا جا سکتا۔

تبلیغی لٹریچر

عرصہ زیر رپورٹ میں متعدد تبلیغی اشتہارات اردو۔ گجراتی اور انگریزی عربی میں شائع کئے گئے۔ جن کی مجموعی تعداد ۵۱۰۰ کے قریب ہے۔ یہ اشتہارات علاوہ کینیا کالونی کے مختلف مقامات کے یوگنڈا اور ٹانگانیکا کے متعدد شہروں میں بذریعہ ڈاک روانہ کئے گئے۔ علاوہ ازیں انفرادی رنگ میں بہت سے دوستوں کو تبلیغ کی گئی ہے۔

خاکسار۔ شیخ مبارک احمد مبشر احمدیت نیروبی

سلور جوبلی کے موقعہ پر جماعتہائے بلاد عربیہ کا تہنیت نامہ ملک معظم اور ملکہ معظمہ کی خدمت میں مبارکباد کا تار

۶ مئی۔ کو خاکسار نے مندرجہ ذیل برقیہ ہائی کمشنر صاحب فلسطین کی خدمت میں ارسال کیا۔

"ارجوکم باسم الجماعة الاحمدية فى البلاد العربية عامة وفى فلسطين خاصة ان تتكرموا برفع تهنئتنا المخلصة الى صاحب الجلالة الملك وامبراطور الهند والى صاحبة الجلالة الملكة باليوبيل الفضى مد الله فى عمرهما واسبغ عليهما حلل العافية وجعل الله المسلمين فى انحاء الامبراطورية البريطانية ينالون ما يصبون اليه من الحرية والحقوق فى ايام صاحبى الجلالة۔"

یعنی بلاد عربیہ کی جماعت ہائے احمدیہ کی طرف سے عموماً اور جماعت احمدیہ فلسطین کی طرف سے خصوصاً میں آپ سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ براہ نوازش ہز میجسٹی ملک معظم شہنشاہ ہند نیز ہز میجسٹی ملکہ معظمہ کی خدمت میں سلور جوبلی کے موقعہ پر ہماری مخلصانہ مبارکباد پہنچا کر ممنون فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ دیر میجسٹیز کی عمر دراز کرے اور انہیں پوری صحت وعافیت سے رکھے نیز دعا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ دیر میجسٹیز کے ایام حکومت میں برطانوی امپائر کے مختلف حصوں کے مسلمانوں کی آزادی اور حصول حقوق کی خواہشات کو پورا فرمائے۔

اس برقیہ کا ذکر یافا کے مشہور اخبار "فلسطین" نے اپنی ۹ مئی کی اشاعت میں کیا نیز چیف سکرٹری حکومت فلسطین کی طرف سے مندرجہ ذیل جواب موصول ہوا۔

"ادعى الى ان اعلمكم بوصول برقيتكما المؤرخة فى ۶ ايار سنه ۱۹۳۵ التى اعربتم فيها عن خالص تمنيات الجالية الاحمدية لجلالة الملك بمناسبة يوبيل جلالته الفضى وان ابلغكم ان رسالتكم المخلصة سترفع لجلالته۔ واقبلوا فائق الاحترام۔"

مجھے ہدایت ہوئی ہے۔ کہ آپ کو آپ کے ۶ مئی ۱۹۳۵ء کے برقیہ پہنچنے کی اطلاع دوں۔ جس میں آپ نے ہز میجسٹی کی سلور جوبلی کے موقع پر جماعت احمدیہ کی خالص تمنیات کا ذکر کیا ہے۔ نیز یہ اطلاع دوں۔ کہ آپ کا مخلصانہ پیغام عنقریب ہز میجسٹی کی خدمت میں پیش کر دیا جائے گا۔

یہ چٹھی انگریزی اور عربی دونو زبانوں میں ملی ہے۔

خاکسار۔ ابو العطاء الجالندھری

واقعات عالم پر نظر

۱-ہزہائینس آغاخان اور بہرام ۲-سیاسی زلزلے کا خطرہ ۳-سمندر پار کے ہندوستانی

الفضل کے سیاسی نامہ نگار کے قلم سے

(۱)

دُنیا میں خوشی وغمی، مسرت والم ساتھ ساتھ چلتے ہیں۔ ایک طرف کوئٹہ کا زلزلہ بنی نوع انسان سے ہمدردی رکھنے والوں کو بے چین کر رہا ہے۔ انگلینڈ۔ آسٹریلیا اور ہندوستان نے دل کھول کر مصیبت زدگان کی امداد کے لئے چندہ دیا ہے۔ اور قریبًا ایک کروڑ ۳ لاکھ روپے وصول اور وعدے ہو چکے ہیں۔ دوسری طرف کھیل تماشے گھوڑ دوڑ میچ وغیرہ سب جاری ہیں۔ ہندوستان کے لئے دلچسپی کا موجب۔ ہز ہائی نس آغاخان کی گھوڑی بہرام کا ڈربی دوڑ میں جیتنا ہے۔ ڈربی کی مشہور دوڑ کا انعام قریبًا ایک لاکھ ۳۰ ہزار روپے ہوتا ہے مگر بہرام اب تک مختلف ریسز Races میں آج تک ۴ لاکھ بیس ہزار روپے سے زیادہ جیت چکی ہے۔ ہز ہائینس نے فرمایا۔ کہ بہرام کا نام میری بہن شہزادی بہرام کے نام پر ہے۔ جو جہاز Sussex سسیکس میں غرق ہوئی تھیں۔ اس دوڑ کے بعد "صاحب جی" (ہز ہائینس کو ان کے مرید اسی نام سے پکارتے ہیں) کو ملک معظم نے قصر بکنگھم میں دعوت دی۔ اور پھر وزیر اعظم نے کھانے پر بلایا۔ سر آغاخاں کے خوش اعتقاد مرید بھی خوش ہیں۔ اور دُنیا اسی طرح چل رہی ہے احراریوں کے لئے موقعہ ہے۔ کہ کوئٹہ کے نام پر چندہ مانگ لیں اور کہیں ؎

اگر بریاں کند بہرام گورے
نہ چوں پائے ملخ باشد زمورے

(۲)

اٹلی کی خفیہ تیاریاں اور وسعت سلطنت کے منصوبے دب گئے ہیں۔ مگر ختم نہیں ہوئے۔ ابی سینیا کو وحشی ثابت کرنے اور ۳ سال پہلے کے ایسے قصے کہ شاہ منیلیک نے اڈوار کی فتح کے بعد عرب اطالین سپاہیوں کے ہاتھ پاؤں کٹوا دیئے تھے۔ اٹالین افسروں کو مروا دیا تھا۔ وغیرہ مشتہر کئے جا رہے ہیں۔ برطانیہ کے خلاف اطالوی اخبارات میں خاص جوش ہے۔ مسولینی نے ان افواج کو جو حال میں افریقہ بھیجی ہیں۔ مخاطب کرتے ہوئے برطانیہ سے کہا ہے۔ کہ اپنی سلطنت کی وسعت کے وقت یہ نصیحت جو اٹلی کو کی جا رہی ہے۔ کیوں بھول جاتی ہے۔ اور ایک اٹالین اخبار تو مالٹا مقبوضہ برطانیہ پر جو اٹلی کے قریب ہے۔ گولہ باری کی دھمکی دے چکا ہے۔ اب اس سیاسی زلزلہ کی آمد کا خطرہ جس کا آغاز یورپ کی سرزمین سے ہونے والا ہے۔ پھر رُونما ہو رہا ہے۔ اور ممکن ہے۔ کہ خلیج فارس میں مراعات پیش کر کے اور ایران کا ساتھ نہ دینے کا وعدہ کر کے مسولینی برطانیہ کو راضی کرنا چاہے۔ اور ابی سینیا کے ایک حصہ پر قابض ہو جائے۔ مگر بات یہاں ختم نہ ہوگی۔ یورپ میں جرمنی اب ایک طاقت ہے۔ اور فرانس و رُوس کے اتحاد نے انگریزوں کو جرمنی کے قریب کر دیا ہے۔ اس لئے اگر جنگ ہوئی۔ تو بڑے عالمگیر سیاسی زلزلہ کا خطرہ ہے

(۳)

ہندوستان کی اپنی نو آبادیاں تو ہیں نہیں۔ مگر برطانوی تعلقات کے باعث ہندوستان کے فرزند سمندر پار آباد ہیں۔ حال ہی میں سر رضا علی نے کیپ کولونی جنوبی افریقہ میں ملائی اور ہندوستانی مسلمانوں کو مخاطب کر کے کہا۔ کہ پردہ کو اٹھا دینا خوش قسمتی ہے۔ اور ان کی ترقی پر خوشی کا اظہار کیا۔ اور حکومت جنوبی افریقہ نے ۱۱۲۵ پونڈ کے خرچ سے مکہ معظمہ میں جنوبی افریقہ کے حاجیوں کی خبر گیری کے لئے اپنا نمائندہ مقرر کرنیکا فیصلہ کیا ہے۔ اور مسٹر خامطہ صدر سیلے ایسوسی ایشن اکتوبر کے آخر میں اس عہدہ کا چارج لینے کے لئے روانہ ہو جائینگے۔ مارگز برگ کی آریہ سماج کو حکومت جنوبی افریقہ سے ۴۰۰ پونڈ کی امداد ملی ہے۔ اس سماج کو کنور سر مہاراج سنگھ سابق ایجنٹ گورنمنٹ ہند کی سرپرستی کا فخر رہا ہے۔ ممباسہ مشرقی افریقہ میں آریہ سماج گرلز اسکول کے سالانہ جلسہ پر مس نرگس دختر سیٹھ فاضل ناصر نے صدارت کی اور اس مدرسہ کی تعریف فرمائی۔ مسٹر کنڈے راؤ جو پہلے مسٹر شاستری کے ساتھ نو آبادیات کے دورہ پر رہے تھے۔ برٹش گائنا میں ہندوستانیوں کی حالت کا اندازہ کرنے جا رہے ہیں۔ خوشی کی بات یہ ہے کہ ہندوستان کے باہر وطن کے جذبات مختلف الخیال ہندوستانیوں کو متحد و متفق کر دیتے ہیں۔ جس کا ہم کو ذاتی تجربہ ہے۔

مُصیبت زدگان کوئٹہ اور احرار

احراری آجکل کوئٹہ کے مصیبت زدوں کی خبر گیری اور ان کی امداد کے متعلق بڑے بڑے اعلان کر رہے۔ اور ان کے نام سے ہمہ تن مال غنیمت جمع کرنے میں معروف ہیں۔ معزز "معارِ سیاست" میں جناب سیّد حبیب صاحب نے اس موقع پر مسلمانوں کو جو قابلِ قدر مشورہ دیا ہے۔ اس کے چند فقرات درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ لکھا ہے:۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ متاعِ تجارت فی زماننا اس مال تک محدود نہیں ہے جو سوداگر فروخت کرتے ہیں۔ بلکہ آجکل لوگوں کے عقائد اور جذبات تک کو متاعِ تجارت بنا لیا گیا ہے۔ اور سیاسی ٹھگ اور عیار اشخاص بنی نوع انسان کے ہمدرد یا کسی گروہ کے لیڈر یا کسی مذہبی عقیدہ کے مؤیدبن کر لوگوں سے چندہ وصول کرتے اور اس سے اپنا پیٹ پالتے ہیں۔ وہ گویا دینی عقائد اور جذبہ حبِ وطن کو متاعِ تجارت بنا کر فروخت کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں نے مصائبِ باشندگانِ بلوچستان کو ٹھیک اسی طرح متاعِ تجارت بنا لیا ہے۔ جس طرح بعض افراد اور جماعتوں نے چند یتامیٰ پر قبضہ کر کے ان کو متاعِ تجارت بنا رکھا ہے۔ وہ ان یتیموں کو لیکر ریلوں میں سفر کرتے ہیں۔ اور ان سے دردناک نظمیں پڑھوا کر مسافروں سے پیسے وصول کر کے اپنا اور ان یتیموں کا پیٹ پالتے ہیں۔ لیکن غضب یہ ہے۔ کہ ان یتیموں کے نام سے جو روپیہ وصول کیا جاتا ہے۔ اس میں یتامیٰ کو سوکھے ٹکڑوں اور پھٹے کپڑوں کے سوا کچھ نہیں ملتا۔ اور ان کے خود ساختہ ہمدردوں کے مکانات جھونپڑے سے محل میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔

مصیبت زدگان کوئٹہ کی امداد کے نام سے متعدد ہندو اور مسلمان جماعتوں نے جن میں سے بعض معروف اور بعض غیر معروف ہیں۔ فنڈ کھول دیئے ہیں۔ بعض جماعتیں تو اس مصیبت کبریٰ سے پہلے موجود ہی نہ تھیں۔ بلکہ اسکے بعد معرضِ وجود میں آئیں۔ اور جب وہ کچھ روپیہ جمع کر کے ہضم کر چکیں گی۔ تو چپکے سے مٹ جائینگی۔ جن جماعتوں نے اپنے خزانہ سے مظلومین کی امداد کیلئے رقم منظور کی ہے وہ قابلِ صد تشکر و امتنان ہیں۔ لیکن جو جماعتیں اس مصیبت کو حصول زر اور طلبِ منفعت کا ذریعہ بنا رہی ہیں۔ ان سے بچنا اور ان کے دامِ فریب میں نہ آنا ہر انسان کا فرضِ اولین ہے۔

میں کسی خاص جماعت کا ذکر نہ کروں گا۔ اتنا عرض کر دینا کافی ہے۔ کہ مظلومین کے نام سے جو متعدد جماعتیں چندہ جمع کر رہی ہیں۔ ان میں سے نامور جماعتیں کانگریس ہندو مہاسبھا اور احرار ہیں۔ ان میں سے کانگریس بلحاظ اعتماد و انتظام بہترین جماعت ہے اور جماعتِ احرار تو ابن الوقت زر پرست لفنگوں کے ایک گروہ کا نام ہے۔ جو مسلمانوں کے جذباتِ دینی و حسیاتِ انسانی کو مشتعل کر کے چندہ جمع کرتے ہیں۔ اور اپنے پیٹ میں انگارے جمع کرتے ہیں۔ یہ لوگ صاف کہتے ہیں۔ کہ ہم حساب نہیں دینگے۔ اور چونکہ ان کو نہ خوفِ خدا سے واسطہ ہے۔ اور نہ روزِ قیامت پر ان کا ایمان ہے

لہذا یہ حساب یوم الحساب سے نہیں ڈرتے بلوچستان کے پناہ گزینوں پر مصیبت کا جو آسمان ٹوٹ پڑا ہے۔ وہ گویا ان کے لئے بلی کے بھاگوں چھینکا ٹوٹا ہے۔ اور وُہ ادہر اُدھر سے چند مصیبت زدگان کو بہکا کر لے آئے ہیں۔ اور ان کے نام سے چندہ جمع کرنے میں مصروف ہیں۔

بہار کا تجربہ ہمارے سامنے ہے۔ اس وقت بھی مساجد کے نام سے منادر کی تعمیر کے بہانہ سے یتامیٰ کی خاطر سے اور ہزار ناموں اور لاکھ قسم کے بہانوں سے چندوں کی فہرستیں کھول دی گئی تھیں۔ کانگرس نے کہ ہندوستان کی بہترین منظم جماعت ہے فنڈ کھول دیا تھا۔ زلزلہ کے بعد بہار میں طوفان آیا اور اس کے بعد بھی روپیہ جمع ہوا مجھے خود بہار جانے کا اتفاق ہؤا۔ اور میں نے ذاتی طور پر بہترین ہندو مسلمان اشخاص سے مل کر تحقیقات کی۔ مجھے معلوم ہؤا۔ کہ گورنمنٹ نے جو روپیہ جمع کیا۔ اس میں سے بلا لحاظ مذہب و ملت ہر حاجتمند کو امداد بھی ملی۔ اور مکان بنانے کے لئے قرضہ بھی ملا۔ لیکن مسلمانوں اور ہندوؤں نے جو دوسرے فنڈ کھولے تھے۔ وہ بالعموم غتر بود ہو گئے۔ بہار میں پنجاب کے احرار کی طرح کی جماعت ہے۔ جس کو امیر شریعت کی جماعت کہتے ہیں۔ اس نے جس قدر روپیہ جمع کیا۔ یا دوسرے فنڈوں سے لیا۔ وہ سب اس کے ارکان غضب کر گئے۔ کلکتہ کی ایک ہمین جماعت کے سوا کسی مسلمان جماعت نے جمع کردہ روپیہ سے مفلوک الحال مسلمانوں کی امداد نہیں کی۔ اور کانگرس نے جو روپیہ جمع کیا تھا۔ وہ گذشتہ انتخاب اسمبلی پر خرچ ہؤا۔ اور اس میں سے اگر کچھ ملا تو ہندوؤں کو۔ مسلمانوں کی ہر درخواست امداد نامنظور ہوئی۔ اور اگر کسی مسلمان کو کچھ ملا تو امارت شریعت کی وساطت سے اس شرط پر ملا۔ کہ مسلمان انتخاب میں کانگریسی مسلمانوں کی امداد کریں۔ اور اس پر بھی جس شخص کو ہزار روپے کی ضرورت تھی۔ اسے پچاس روپے ہزار انتظار صد ہزار منت و سماجت اور مدتوں کے انتظار کے بعد ملے۔

یہ صحیح ہے۔ کہ اگر کوئی شخص مصیبت زدگان کے لئے چندہ دے۔ اور اس کا چندہ راستہ میں غتر بود ہو جائے۔ تو بھی معطی کو ثواب مل جاتا ہے۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ آیا ہم روپیہ محض ثواب کی خاطر دینا چاہتے ہیں۔ یا ہمارا مقصد یہ ہے۔ کہ مظلومین کو مدد ملے تاکہ ان کے مصائب کم ہو جائیں۔ اگر مقصد امداد مظلومین ہے۔ تو لازم ہے کہ ہم چندہ اس فنڈ میں دیں جس کے متعلق ہمیں یقین ہو کہ اس کا روپیہ مستحقین کو ضرور پہنچے گا۔ بہار کا تجربہ بتا رہا ہے۔ کہ ایسا واحد فنڈ وہ ہے۔ جو وائسرائے نے کھولا ہے۔ لہذا میں تمام ہندوستانیوں کو بالعموم اور مسلمانوں کو بالخصوص مشورہ دیتا ہوں۔ کہ وہ مظلومین بلوچستان کی امداد کے لئے چندہ صرف وائسرائے کے فنڈ میں دیں۔

نصرت گرلز ہائی سکول قادیان کی مڈل کلاس کا نتیجہ

نصرت گرلز ہائی سکول سے اس سال مڈل کا آخری امتحان ۱۶ لڑکیوں نے دیا تھا۔ جن میں سے ۱۲ کامیاب ہوئی ہیں۔ پاس شدہ لڑکیوں کے نام حسب ذیل ہیں

نام	نمبر	نام	نمبر
۱۔ امۃ العزیز	۳۵۹	۷۔ امۃ الرشید فاطمہ	۵۱۴
۲۔ رابعہ خاتون	۴۶۹	۸۔ ثریا صادقہ	۴۲۶
۳۔ صفیہ بانو	۳۹۶	۹۔ صادقہ بیگم	۵۴۶
۴۔ زینب خاتون	۴۸۴	۱۰۔ عقیلہ بیگم	۳۳۲
۵۔ رقیہ بیگم	۴۴۲	۱۱۔ خدیجہ بیگم	۳۹۵
۶۔ ناصرہ بیگم	۴۰۹	۱۲۔ سراج بی بی	۴۴۴

جماعت احمدیہ پشاور کی اہم قراردادیں

۹ جون۔ مسجد احمدیہ پشاور میں جماعت احمدیہ پشاور کا غیر معمولی جلسہ منعقد ہؤا۔ جس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشنز پاس کئے گئے۔

آج بازار قصہ خوانی میں جو مجلس احرار پشاور کے ایک والنٹیر عبدالعزیز نامی نے ہماری جماعت ہائے احمدیہ صوبہ سرحد کے محترم امیر جناب قاضی محمد یوسف صاحب پر پستول سے حملہ کیا۔ مگر پستول میں گولی رک جانے سے خدا تعالیٰ نے انہیں بال بال بچا لیا۔ حملہ آور کو موقعہ پر معہ پستول پکڑ کے پولیس کے حوالے کیا گیا۔ اور تلاشی پر پولیس نے ۷ اسی بور کے درجن کے قریب کارتوس اس کی جیب سے برآمد کئے۔ جماعت احمدیہ پشاور احرار کے اس شرمناک اور بزدلانہ فعل کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ اور گورنمنٹ سرحد سے درخواست کرتی ہے۔ کہ اس حملہ کی تہ میں جو سازش ہے۔ اس کا پتہ لگائے اور شرکائے سازش کو پابند قانون کرے۔ ورنہ احرار کو روز افزوں شر انگیزی اور فتنہ پردازی کا موقع ملتا رہے گا۔ جو افسران حکومت نیز رعایا دونوں کے لئے موجب پریشانی ہوگا۔

۲۔ سابقہ تجربہ نے بتایا ہے۔ کہ احرار پشاور مذہبی مجالس اور مواعظ کے پردہ میں مساجد میں جماعت احمدیہ کے خلاف جھوٹے اور خلاف واقع واقعات بیان کرتے ہیں۔ اور احمدیوں کے خلاف نفرت اور اشتعال پھیلاتے ہیں۔ نیز اخبارات صوبۂ سرحد اور اخبار احسان و زمیندار لاہور میں جن کی اشاعت سرحد میں ہے۔ اشتعال انگیز پراپیگنڈا کرتے ہیں۔ لہذا ہم گورنمنٹ سے استدعا کرتے ہیں۔ کہ وہ مجالس احرار کو پابند کرے کہ وہ اشتعال انگیزی سے باز آئیں۔ اور پنجاب گورنمنٹ کی توجہ اخبار زمیندار اور احسان کی طرف دلاتے ہیں۔

۳۔ جماعت احمدیہ پشاور کے ممبر ہمیشہ سے مسجد کوچہ گلبادشاہ کے چاہ سے ایام گرما میں پانی پیتے رہے ہیں۔ ایک دفعہ سادات کوچہ گلبادشاہ و امام مسجد کا خان بہادر مولوی غلام حسن صاحب سب رجسٹرار سے ۱۹۱۶ء میں اسی بارہ میں تنازعہ ہؤا تھا۔ جس کا ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر نے فیصلہ کر دیا تھا۔ کہ احمدیوں کو پانی کے استعمال کا حق حاصل ہے۔ چنانچہ احمدی آج تک باقاعدہ پانی استعمال کرتے رہے۔ مگر جب سے سید حسن جان آنریری مجسٹریٹ مقرر ہؤا ہے۔ اور جس کا لڑکا الطاف حسین احرار کا سکرٹری ہے۔ احمدیوں کے خلاف لوگوں کو اکساتے اور مسجد سے پانی لینے میں مانع ہوتے ہیں۔ ہم افسران ضلع سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ سید حسن جان اور اس کے بیٹے کو فہمائش کی جائے۔ کہ وہ شر انگیزی اور فتنہ بازی سے باز آئیں۔ اگر کوئی فساد ہؤا۔ تو اس کی ذمہ داری انہیں پر ہوگی۔

۴۔ جماعت احمدیہ پشاور کا یہ جلسہ آنریبل چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کو سر کا خطاب ملنے۔ خان بہادر چوہدری محمد دین صاحب کو نواب کا خطاب ملنے اور چوہدری نعمت خان صاحب کو خان بہادر کا خطاب ملنے پر دلی مسرت کا اظہار کرتا ہے۔ اور مبارکباد پیش کرتا ہے۔

۵۔ قرار پایا۔ کہ ان قراردادوں کی نقول بخدمت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور پنجاب اور سرحد کے حکام بالا اور پریس کو بھیجی جائیں۔

خاکسار:۔ عبدالکریم سکرٹری جماعت احمدیہ پشاور

مفت اخبار جاری کرانے کی ضرورت

پانپور کشمیر میں ایک نئی جماعت ہے۔ جو اتنی استطاعت نہیں رکھتی کہ الفضل خرید سکے۔ وہاں کے لوگوں کو ہم

ہندوستان اور ممالکِ غیر کی خبریں

لاہور ۱۱ جون۔ کسی نے یہ افواہ اڑا دی۔ کہ ۱۰-۱۱-۱۲ جون کو یہاں بھی زلزلہ آنے والا ہے۔ چنانچہ لوگوں پر نیند حرام ہو گئی۔ شہر کے بہت سے لوگ منٹو پارک میں جا کر سوئے۔ رات دو بجے کے قریب آندھی آئی۔ لوگوں نے سمجھا کہ زلزلہ آنے والا ہے اور وہ بستروں سے بے چین ہو کر اٹھ بیٹھے اور بھاگ کر شہر سے باہر دوڑ گئے۔ کوئٹہ کی تباہی سے لوگ اس قدر ہراساں ہیں کہ جھوٹی افواہیں بھی ان کو لرزہ براندام کر دیتی ہیں۔

لاہور ۱۱ جون۔ کل کوئٹہ سے جو ایمبولینس ٹرین آئی۔ اس میں چار مجروح ایسے تھے۔ جن کے ٹخنوں پر کتوں نے کاٹا ہوا تھا۔ ان کی زبانی معلوم ہوا۔ کہ وہ ملبے کے نیچے دبے ہوئے تھے۔ صرف تھوڑے تھوڑے پاؤں ننگے تھے۔ کہ ان کے وفادار کتے نے انہیں کھینچ کھینچ کر باہر نکالا۔ کتا ان کے ساتھ ہی تھا۔

لاہور ۱۱ جون۔ ڈپٹی کمشنر نے اخبارات کے نام ایک بیان دیا ہے جس میں لکھا ہے۔ کہ میرے پاس اس قسم کی شکایات پہونچی تھیں۔ کہ لاہور کے سٹیشن پر کوئٹہ سے آنے والی بیوہ عورتوں اور یتیم بچوں میں سے بعض کو دیگر مذاہب کے لوگوں کے حوالہ کر دیا گیا ہے۔ جو ان کو تبدیل مذہب پر مجبور کر رہے ہیں۔ میں نے اس بات کی مکمل تحقیقات کی ہے۔ اور معلوم کیا ہے۔ کہ اس افواہ میں ذرہ بھر صداقت نہیں۔ اور صرف شر پسند لوگوں کا کام ہے ایسی ہر عورت اور بچے کو اس کے ہم مذہب کسی معزز مرد یا عورت کے حوالہ کیا گیا ہے جس کے تفصیلی حالات ایک مجسٹریٹ نے قلمبند کر لئے ہیں۔

کراچی (بذریعہ ڈاک) کوئٹہ کے زلزلہ زدہ رقبہ کے معائنہ کے لئے غیر ممالک کے بعض نامہ نگار بذریعہ ہوائی جہاز پہونچے ہیں۔ چنانچہ کینیڈا کے ایک اخبار کا نمائندہ بھی ہوائی جہاز سے آیا۔ اور کوئٹہ سے واپس آ کر یہاں ٹھیرا ہے۔ اس نے اپنے اخبار کو کوئٹہ کے حالات پر مشتمل ایک ہزار الفاظ کا ایک بحری تار ارسال کیا۔ جس پر تو صد روپیہ خرچ آیا ہے۔

شملہ ۱۱ جون۔ اس خبر کی تصدیق نہیں ہو سکی۔ کہ گورنمنٹ نے مہاراجہ الور پر سے پابندی اٹھا کر انہیں الور میں رہنے کی اجازت دے دی ہے۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ گورنمنٹ کے رویہ میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ اور ان پر سے پابندی ہٹائے جانے کے سوال پر دوبارہ غور نہیں کیا گیا۔

ایتھنز ۱۰ جون۔ فرنچ میڈیکل ایسوسی ایشن کی دعوت میں دو سو ڈاکٹر شریک ہوئے تھے۔ جن میں سے ڈیڑھ صد بیمار ہو گئے بعض کی حالت نازک ہے بیماری کی وجہ معلوم نہیں ہو سکی۔ شبہ کیا جاتا ہے۔ کہ کسی نے کھانے میں زہر ملا دیا ہے۔

ٹوکیو ۱۰ جون۔ چین نے جاپانی افواج کے کمانڈر کو ایک مراسلہ ارسال کیا ہے جس میں جاپانی افواج کے تمام مطالبات منظور کر لئے ہیں۔ اور اقرار کیا ہے۔ کہ صوبہ ہوپی سے تمام چینی افواج کو ہٹا لیا جائے گا۔ اس صوبہ کی تمام نیشنلسٹ برانچوں کو توڑ دیا جائے گا۔ اس صوبہ کے گورنر کو علیحدہ کر دیا جائے گا۔ ان باتوں کا جاپان نے ۲۹ مئی کو مطالبہ کیا تھا۔ جسے حکومتِ چین نے کسی قسم کی مداخلت کے بغیر منظور کر لیا ہے۔

برلن ۱۰ جون۔ جرمنی کے وزیر تعلیم نے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ جرمنی اپنی حدود میں کسی قسم کی توسیع نہیں چاہتا۔ جرمنی یہ کبھی برداشت نہیں کر سکتا۔ کہ اس کے لاکھوں نوجوان میدانِ جنگ میں قربان ہو جائیں۔ خواہ اسے عملی فتح ہی کیوں نہ حاصل ہو۔

ایتھنز ۱۱ جون۔ نیشنل اسمبلی کے عام انتخابات میں حکومت کو بھاری فتح حاصل ہوئی ہے۔ تین صد نشستوں میں سے اس وقت ۲۸۵ گورنمنٹ کے قبضہ میں آئی ہیں۔ اور صرف سات شاہ پسندوں کو ملی ہیں۔ کمیونسٹوں کو ایک نشست بھی نہیں مل سکی۔

شملہ ۱۱ جون۔ حضور نظام اس سے قبل وائسرائے کے زلزلہ فنڈ میں پندرہ ہزار روپیہ دے چکے ہیں۔ لیکن کوئٹہ کی تباہی کی دردناک داستانیں سُن کر آپ نے اُسے کافی نہ سمجھتے ہوئے مزید پندرہ ہزار کا اعلان کیا ہے۔

شملہ ۱۱ جون۔ ڈاکٹر ایل کے حیدر چند ماہ بعد پبلک سروس کمیشن کی رکنیت سے ریٹائر ہونے والے ہیں۔ ان کی جانشینی کے لئے اسمبلی کے کئی ممبر اور کونسل آف سٹیٹ کا ایک مسلمان رکن بھی کوشش کر رہا ہے۔ یہ امر طے شدہ ہے کہ یہ جگہ کسی مسلمان کو ہی دی جائے گی۔

لاہور ۱۱ جون آغا حشر میموریل کمیٹی لاہور نے اعلان کیا ہے۔ کہ ۳۰ جون کو "یوم آغا حشر" منایا جائے۔ بلدیات اور کارپوریشنیں تعزیت کی قراردادیں منظور کریں۔ ہر شہر میں یادگاری جلسے منعقد کئے جائیں۔ آغا صاحب کے آرٹ پر اردو انگریزی اور ہندی میں مضامین لکھے جائیں۔ علمی و ادبی سوسائٹیاں فلم سٹڈیوز اور فلم کمپنیاں کام کاج بند رکھیں۔ اور اس دن ہر سنیما اور تھیٹر میں آٹھ بجے شام تین منٹ کے لئے کامل خاموشی اختیار کی جائے۔

کراچی ۱۱ جون۔ کوئٹہ میں روزانہ بھونچال کے جھٹکے محسوس ہوتے ہیں یہ پہاڑوں کا وہ سلسلہ جو اس ویران شہر کو احاطہ کئے ہوئے ہے۔ ان زلزلوں سے بے حد متاثر ہو رہا ہے۔ یہ جھٹکے ہزار ہا من کے پتھروں کو وادیوں میں پھینک رہے ہیں۔ ماہرین کا خیال ہے۔ کہ اس جگہ کوئی خاموش کوہِ آتش فشاں ہے۔ جو بلوچستان کی قسمت کو ہمیشہ کے لئے دھمکی دے رہا ہے۔

شملہ ۱۱ جون۔ ایسوشی ایٹڈ پریس کا بیان ہے۔ کہ چونکہ ریلوے کی آمدنی دو ماہ میں تہائی کروڑ کم ہوئی ہے۔ اس لئے ریلوے حکام کو خاص طور پر ہدایت کی گئی ہے۔ کہ وہ آئندہ سال کے منظور شدہ تخمینہ سے کم اخراجات رکھیں۔ اسی سلسلہ میں چیف کمشنر اور فائننشل کمشنر عنقریب مدراس کلکتہ اور بمبئی وغیرہ مقامات کا دورہ کرنے والے ہیں۔

لاہور ۱۱ جون۔ کرنسی آفیسر نے اعلان کیا ہے۔ کہ ریزرو بنک آف انڈیا کی دفعہ ۵۸ (۳) کے ماتحت جو ریگولیشن بنائے گئے ہیں وہ اس سے قیمتاً حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ اسی طرح شیڈول بنکوں کے ساتھ ریزرو بنک کے تعلقات کے متعلق ریگولیشن بھی حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

بہاولپور ۱۱ جون۔ خان بہادر آغا محمد اکرم خان کو ریاست کا پولیس کمشنر مقرر کیا گیا ہے۔ آپ صوبجات متوسط میں ۳۱ سال سروس کرنے کے بعد حال میں ریٹائر ہوئے ہیں۔

جنیوا ۱۱ جون۔ برما اور یونن کی سرحد کے متعلق جو جھگڑا چلا آتا ہے۔ اس کے تصفیہ کے لئے مجلس اقوام کی کونسل نے کرنل فریڈرک اَسلن سوس انجینئر کو مقرر کیا ہے۔ آپ عراق اور شام کی حدود کے قضیہ میں بطور ثالث کام کر چکے ہیں۔

سرینگر ۱۱ جون۔ حکومتِ کشمیر نے اعلان کیا ہے۔ کہ بعض اخبارات نے کشمیر میں عنقریب زلزلہ آنے کی جو خبریں شائع کی ہیں۔ وہ بالکل بے بنیاد ہیں۔ جن اخبارات نے یہ افواہیں شائع کی تھیں۔ وہ معافی مانگ چکے ہیں۔

گوجرانوالہ کوئٹہ کے کئی مصیبت زدگان یہاں پہونچے ہیں۔ جن کی امداد کی جا رہی ہے۔ ڈسکہ کے سات قصاب جو وہاں سے بہت سا زر و مال لوٹ کر لائے ہیں تقسیم کرتے ہوئے آپس میں لڑ پڑے۔ اور پڑوسیوں نے سنکر پولیس کو اطلاع دیدی جس نے انہیں گرفتار کر لیا۔

لاہور ۱۱ جون۔ پنجاب کونسل کے ووٹروں کی فہرستیں تیار ہو رہی ہیں۔ مگر عورتوں نے اس طرف بہت کم توجہ کی ہے۔ عورتوں کیلئے ووٹر ہونے کیلئے

(عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی